سالانہ قیمت تین روپیہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]

[illegible]

نور افشاں

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲ ستمبر [illegible]ء	نمبر ۳۵

[illegible] منت

[illegible]

[illegible]

اشتہار کتب

الہام۔ از پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی گیرڈنر صاحب
یہ رسالہ ایک مکالمہ کی صورت میں مسئلہ الہام پر ایک مضمون ہے۔ اس میں اس مضمون کی تشریح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی الہام کا اسلامی تصور اگرچہ حسین ہے تو بھی جب اس کسوٹی پر جانچا جاتا ہے تو ناقص ثابت ہوتا ہے لیکن الہام کا مسیحی تصور جو مسیح کلام مجسم کی معرفت ہمیں ملا روح قلب اور ذہن کے لئے تسلی بخش ہے صفحہ ۹۰۔ ۲ر

شکست میں فتح۔ از مسز کے۔ خیر اللہ صاحبہ
اب تک جس قدر کتابیں مسیحی شہیدوں کے حالات پر اردو میں شائع ہوئی ہیں یہ ان سب میں بہترین ہے کیونکہ اس ایک کتاب میں پہلی تین صدیوں کے ۲۲ مسیحی شہیدوں کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں زبان نہایت آسان اور چھپائی صاف ستھری ہے سرورق پھول دار رنگین۔ کتاب چھپنے سے پہلے ہی آٹھ سو لگ چکی ہے۔ پس جلدی خرید لیجئے صفحہ ۱۰۸۔ ۶ر

تکشیف التثلیث۔ از حافظ تاج الدین صاحب
اس رسالہ میں مسئلہ توحید کو مخالفوں کے فہم و خیال سے دور ہے محققانہ بحث کر کے انجیل جلیل اور قرآن سے صحیح اور واجب التسلیم ثابت کیا ہے صفحہ ۹۶۔ ۸ر

مسیح کے نام۔ از ڈاکٹر زویمر ۳ پائی
بیگناہ نبی۔ ۳ پائی۔
لکچر مظہر ذات خدا ہے۔ ۲ر
سلک خطبات۔ کیا خدا ہے یا نہیں۔ ۲ر
خفیہ تصحیف التحریف۔ بائبل کو سچا ماننے والے مسلمانوں کا بیان۔ ۶ پائی۔

المشتہر
سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

سیالکوٹ کنونشن

اب کی دفعہ سیالکوٹ کنونشن ۸ بجے شام ۲۰ سے ۲۶ ستمبر ۸ بجے شام تک ہوگی۔
سکونت خیموں اور مکانات میں ہوگی۔
خوراک۔ داموں پر منحصر ہے۔ خواہ کوئی صاحب پنجابی یا انگریزی خوراک کھائے۔
عبادت۔ اردو پنجابی و انگریزی میں عبادتیں ہوا کریں گی۔ علاوہ ازیں نوجوان لڑکوں۔ لڑکیوں اور بچوں کے واسطے بھی خاص میٹنگوں کا بندوبست کیا گیا ہے۔
مضمون مسیح کی صلیب اور ہماری زندگی [illegible]
دعائیہ دن۔ ۱۱ ویں ستمبر کنونشن کے واسطے خاص دعا کے دن ہیں۔ خاص اور روحانی ہونے والے صاحبان کنونشن میں تشریف لائیں گے۔
آئیے اور روحانی برکات پایئے اور دوسروں کے ساتھ حصہ لیجئے

پادری ای گیس اسسٹنٹ سیکرٹری
سنگری پنجاب

ضرورت

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے سٹاف میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈوائف کی بھی سند یافتہ ہوں تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان باسامان مفت۔
اس کے علاوہ فوراً ہندوستان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار۔
تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام
لیڈی ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے [illegible] سے جاری ہے۔ مشن سے تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے مدد لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔
شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک ۸ روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔
نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔
اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] مل سکتا ہے۔
مزید حالات پرنسپل صاحب [illegible] سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

ضرورت

ایک سند یافتہ اور تجربہ کار زنانہ کمپونڈر کی شیخوپورہ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار اور رہنے کو مکان مفت۔ تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام
لیڈی ڈاکٹر زنانہ ہسپتال قلعہ شیخوپورہ ارسال کریں۔



نور افشان

مطبوعہ ۔ ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء

حضرت آدم کا خاندان

حضرت آدم اور حوا کو خداوند کریم نے برکت بخشی اور فرمایا کہ پھلو پھولو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو چنانچہ اس برکت و فرمان کے مطابق اُن کی برومندی اور آل و اولاد کی فراوانی سے تمام زمین معمور ہو گئی۔

اس خاندان کی تواریخ سے صاف عیاں ہے کہ جب دو سے چار اور چار سے ہزار اور ہزار سے لاکھوں تک نوبت پہنچی تو حسب ضرورت اِدھر اُدھر پھیلنا پڑا۔ رفتہ رفتہ یہ خاندان تمام بحر و بر اور خشک و تر پر چھا گیا۔ اب دوسرے سیاروں پہ سکونت کی سوچ رہا ہے۔

لیکن اس انتشار کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اس واحد خاندان کے افراد مختلف اقوام و قبائل میں منقسم ہو گئے اور عرصہ دراز تک جداگانہ بود و باش سے اُن کی عادات متفاوت ہو گئیں اور مختلف ممالک کی آب و ہوا اور سردی و گرمی سے اُن کے رنگ ڈھنگ اور اوضاع و اطوار میں نمایاں فرق پیدا ہو گیا۔ اُن کی لسان و زبان میں تغیر و تبدل نے راہ پائی اور ان کے اعمال و اخلاق بہت کچھ جداگانہ ہو گئے۔ اقوام و قبائل میں باہمی مغایرت قائم ہو گئی اور اپنے اپنے نفع و نقصان کے خیال سے ایک دوسرے سے جنگ و جدال کرنے لگے۔ زور آوروں نے کمزوروں کو لوٹ لوٹ کر مغلوب کیا اور جسکی لاٹھی اُس کی بھینس پر عمل ہونے لگا۔ غضب و اغتصاب کی حد ہو گئی۔ ظالم اپنے ظلم و ستم پر فخر کرنے لگے۔ زبردست خود تو عالی نسب و مخدوم بن بیٹھے اور مغلوب و مظلوم زیر دست سب کے سب اُن کے خادم اور رذیل ٹھہرے۔ بنی آدم اپنے باہمی حقیقی برادرانہ رشتہ کو بالکل بھول گئے اور ایک دوسرے سے نفرت و عداوت رکھنے لگے۔

اس ابتری کے ازالہ کے لئے اور تمام بنی آدم میں حقیقی برادرانہ رشتہ کے قیام و دوام کی خاطر خدای ذوالجلال نے وقتاً فوقتاً انبیا و رسل کو مبعوث فرمایا اور انہوں نے ہر طرح سے نہایت دلیری و ہمدردی کے ساتھ برگشتہ و گمگشتہ بنی آدم کو راہ حق کی ہدایت کی اور اس الٰہی ہدایت و رہنمائی کے وسیلہ جمیلہ سے اکثر اقوام و قبائل کے قدم صراط مستقیم پر آ گئے۔ اُن اقوام و قبائل میں انسانی برادری کی بنا پر باہمی تعاون و تفاعل قائم ہو گیا اور تمام افراد کی انفرادی زندگی کے حقوق تسلیم کرنے لگے۔ اُن کے دین و مذہب کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا کی عبادت و تمجید اور اپنے بنی نوع انسان کی خدمت بجا لائیں اور سعادت دارین حاصل کریں۔

لیکن ہندوستان کا حال دگرگوں ہے۔ اہل ہند اگرچہ دین و مذہب میں نہایت سرگرم اور خدا ملنے کے مدعی ہیں تو بھی اب تک وہ اپنے بنی نوع پر ظلم و ستم کو روا رکھتے ہیں اور اُن سے برادرانہ سلوک نہیں کرتے۔ اُن کے ظلم و ستم کا بیان تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتا۔ ان کی خود غرضی و خود پسندی کی تصویر کون کھینچے اور کیونکر کھینچے؟

ہندوستان ہی میں اِن ظالموں کے مظلوم بھائی قریباً سات کروڑ ہیں۔ یہ مظلوم بیچارے مجبور ہیں کہ ذلیل سے ذلیل کام اور محنت سے سخت محنت کر کے اپنا پیٹ پالیں۔ ان میں سے کوئی حلوائی و نانبائی کی دکان نہیں کر سکتا۔ بجز اندرونہ [illegible] دھوبی نہیں بن سکتا کیونکہ اس کا چھوا کھانا اور پینا حرام ہے! بیچارے سات کروڑ کیا کریں! وہی بوجھ کرتے ہیں جھاڑو دیں اور میلا اُٹھائیں۔

صراط المستقیم

قرآن کی موجودہ ترتیب کے مطابق سورۂ فاتحہ قرآن کے شروع میں بطور تمہید ہے یعنی قرآن کو کھولنے والی سورۃ۔ علمای اسلام کی تفسیری اصطلاح میں اس سورۃ کو ام القرآن بھی کہتے ہیں۔ ترتیب نزول قرآن کے مطابق یہ مکی سورتوں میں سے ۴۸ ویں سورۃ ہے۔ زید بن ثابت کی پہلی ترتیب اور خلیفہ عثمان کی نظر ثانی کے وقت اس سورۃ کو موجودہ ترتیب میں رکھا گیا۔ مسلمانوں میں اس سورۂ قرآن کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ پنج وقتی نماز اور دیگر رسم و رواج میں اس سورۃ کا زیادہ تر رواج و نفاذ ہے اور نماز میں تو یہ سورۃ بطور افتتاح پڑھی جاتی ہے۔ اس سورۃ میں ۷ آیات ہیں۔ پہلی ۵ آیات میں خدای تعالیٰ کی حمد و تعریف اور ستایش ہے اور عبادت کے حقوق بیان کئے گئے ہیں اور باقی ۲ میں خدای تعالیٰ سے راہ نجات کے لئے رہنمائی اور ہدایت کی درخواست کی گئی ہے۔ گویا قرآن کے شروع میں یہ ایک دعا ہے۔ اس لئے جامعین قرآن نے اس ۴۸ ویں سورۃ کو قرآن کے شروع میں رکھ دیا۔

خداوند کی دعا جو انجیل شریف میں حواریوں کو بطور نمونہ سکھائی گئی ہے اُس دعا کی بھی یہی صورت ہے کیونکہ خداوند کی دعا میں بھی پہلے خدا کی تقدیس اور الٰہی مرضی او مشا کے اظہار کا تقاضا ہی مودبانہ اور سنجیدہ طریق بتلایا گیا ہے اور بعد میں اپنی ان ضروریات زندگی کا مختصر سا تذکرہ ہے جو بطور درخواست خدا کی مرضی کے مطابق خدا سے مانگی گئی ہیں۔ انجیلی دعا میں خدا کو باپ کے نام سے خطاب کیا گیا ہے اور سورۂ فاتحہ میں صرف رب العلمین کہا گیا ہے۔

ہمارا عنوان اس سورت کی چھٹی آیت میں پایا جاتا ہے یعنی اھدنا الصراط المستقیم

ہماری ہدایت کر سیدھی راہ کی طرف یا دکھا ہم کو راہ نجات۔ یہ نہایت ہی درست اور موزوں درخواست ہے کیونکہ انسان کو سب سے زیادہ ضرورت عاقبت کی بھلائی کی ہے یعنی گناہ سے چھٹکارا پانا ہے۔ قرآن کے مصنف نے طریق مستقیم کی ضرورت کو بخوبی محسوس کیا ہے۔ اس لئے اُس نے درخواست کے دوسرے حصہ میں اس کا بھی پتہ دیا ہے کہ وہ کون سی راہ ہے صراط الذین انعمت علیهم یعنی راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے انعام کئے۔

قرآن شریف کے اس متن کے مطابق اس سے پہلے کوئی ایسی اُمت تھی جن پر خدا نے خاص انعام کئے یعنی اپنے گھر سے فضل اور راہ نجات کو اُن پر ظاہر کیا جنہوں نے خدا کے انعام حاصل کئے وہ مقبول الٰہی ہو کر خداوند کی بادشاہی میں داخل ہوئے۔ قرآن کی منشا کے مطابق وہ لوگ بنی اسرائیل کے سوا کسی دیگر قوم کے لوگ نہ تھے چنانچہ سورۂ بقرہ رکوع ۶ میں مرقوم ہے یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔ اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے انعام جو میں نے تم پر کئے اور فضیلت دی تم کو تمام جہان پر۔

قرآن کی اس آیت کے مطابق خدا نے صرف بنی اسرائیل پر انعام یعنی اپنا پورا فضل کیا اور اُن کو دنیا کی تمام اقوام پر بزرگی بخشی۔ خدا نے اسحاق و یعقوب کو برگزیدہ کیا اور اُن کو سرفراز کیا کیونکہ ان کو انعام یعنی روحانی برکتوں سے مالامال کر دیا۔ خدا نے اُنہی کو الٰہی انکشاف بخشا اور نبوت اور الہام کے مراتب سے سربلند کیا جیسا کہ سورۂ عنکبوت میں لکھا ہے کہ خدا نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب اس لئے بخشے کہ اُن کی اولاد میں ملہم اشخاص کا انتخاب کیا جائے جو صراط المستقیم یعنی راہ نجات کو بذریعہ الہام خدا سے حاصل کریں اور تمام عالم میں اُس نجات کی خوشخبری پھیلائیں۔ ووهبنا له اسحٰق و یعقوب و جعلنا فی ذریته النبوة والکتاب یعنی ہم نے بخشا ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب اور رکھی اُس کی اولاد یا نسل میں نبوت اور کتاب اور جیسا توریت شریف میں ذکر آیا ہے کہ خدا نے ابراہیم کو خطاب کر کے فرمایا کہ تیری نسل سے تمام دنیا کے گھرانے برکت پائینگے اور نسل سے وہاں صرف اسحٰق اور یعقوب ہی مخصوص کئے گئے ہیں یعنی تیری نسل اسحٰق ہی سے کہلائیگی اور اس کے فرزندوں کے بارہ میں خدا نے یہ فرمایا کہ میں نے یعقوب سے تو دوستی رکھی مگر عیسو سے عداوت

انجیل شریف میں اسرائیل کی فضیلت کا بیان یوں آیا ہے کہ وہ اسرائیلی ہیں اور فرزندیت کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے اُن ہی کے ہیں۔

پھر توریت کے منشا کے مطابق تمام عہد عتیق کی غایت مسیح موعود کا ظہور اور کہ جو دنیا کے فضل انعام اور خدا کے فضل کی قیمتی دولت تھی اور جیسا مسیح نے دعویٰ کیا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں اور کوئی میرے وسیلہ کے بغیر نجات نہیں پا سکتا اور جیسا حواریوں نے گواہی دی ہے کہ کسی دوسرے سے نجات نہیں ہے اور کوئی دوسرا نام بغیر مسیح کے نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں اور یہ وہ راہ ہے جس کے مسافر خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں جو درخواست راہ نجات کے لئے کی گئی ہے وہ اسی راہ نجات کے لئے ہے اور ان لوگوں کی راہ نہیں جن پر خدا کا غضب ہوا اور نہ گمراہ ہوئے

قرآن کے صحیح مفہوم اور بائبل کی شہادت کے مطابق یہودی قوم پر اس لئے غضب ہوا کہ اُن کا شہر برباد ہوا اور عبادت خانہ جلایا گیا اور اُن کا وطن چھینا گیا اور وہ قوم پراگندہ ہو گئی اور اب تک پریشان اور ہراسان ہے کیونکہ انہوں نے مسیح موعود کو رد کیا اور وہی گمراہ تھے۔

قرآن کا منشا یہ ہے کہ خدا غضب اور گمراہی سے بچا کر اپنی سچی راہ صراط المستقیم کی طرف ہدایت کرے یعنی توریت اور انجیل کی راہ جو یسوع مسیح ہیں خدا کے اس پیارے کی ہے جس نے کہا کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔

برادران اہل اسلام ذرا عمیق نظر سے غور اور توجہ فرمائیں کہ قرآن کی راہ نجات کیا ہے اور آپ کس طرف جا رہے ہیں؟ پھر پڑھئے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم۔

پادری بوٹا مل

جان نثار خاتون

دل میں ہو یاد تری منہ سے مانگے کیسی
ہوش تجھ پہ یہ دل انگر ہے موت کیسی
وہ ظفر مند ہیں ہوتے ہیں جو محبوب پہ قرباں
شان پہ جو جاتی ہے اُن کی نہیں آتی کیسی

سنہ ۱۸۸۶ء میں افریقہ کے ظالم بادشاہ موانگا کے (جس کے ظلم اور ہولناک موت کا کچھ بیان گذشتہ نمبر میں ہو چکا) جلادوں کو یہ تاکیدی حکم دے دیا گیا کہ ان سب لوگوں کو جو کہ ایسی دھرم کے خلاف ہیں اور مسیحی کہلاتے ہیں تہ تیغ کرو۔ اس حکم کی بجا آوری کے لئے گرز اور شکنجے یعنی پھانسی اور ایذا رسانی کے دیگر ہتھیار مہیا کئے گئے۔ چنانچہ اس وقت بہت سے جان نثار مسیحی انواع و اقسام کی مصائب میں گرفتار ہو کر موت کا شکار بنے۔ اُن میں سے خاتون ... اس کے رفقا کا حال جنہوں نے اپنی جانیں یسوع مسیح کے لئے قربان کیں نہایت دلسوز اور درد انگیز ہے۔ یہ شریف اور دیندار خاتون مع سولہ سال بچے اور دیگر ساتھیوں سمیت مسیحی ایمان کے باعث مجرم قرار پاکر جابر سلطنت میں لائی گئی۔ ایذا دینے سے پیشتر اس سے کہا گیا۔ اب بھی موقع ہے کہ تو اپنے عقیدہ سے باز آکر رہائی حاصل کرے۔



اُس نے جواب دیا کہ "مجھے جسمانی رہائی کا شوق نہیں۔ شکر ہے کہ

جادۂ عشق پہ ازبسکہ ہے ثابت قدم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی خوں جاتا ہے قدم میرا (ذوقؔ)

جب جلادوں نے دیکھا کہ وہ اپنا عقیدہ چھوڑنا تو درکنار اوروں کو بھی اسی عقیدہ پر مستحکم ہونے کے لئے دلیری سے نصیحت کرتی ہے اور بڑی سرگرم ہے تو چاہا کہ اُسے برہنہ کر کے تازیانے لگائیں۔ پس جب وہ ظالم اُس کے کپڑے اُتارنے لگے تو اُس نے بڑی عاجزی سے کہا کہ میں ہر طرح کی ایذا اُٹھانے کو تیار ہوں مگر مجھے برہنہ اور بے پردہ نہ کرو۔ لیکن ان وحشیوں کو کچھ ترس نہ آیا بلکہ اُسے عام چوک میں لے جا کر بالکل برہنہ کیا اور ایسی بے رحمی سے پیٹھ اور ہاتھوں پر تازیانے مارے کہ اُس کے جسم سے خون جاری ہو گیا۔ اس ایذا کے وقت اُس مظلومہ نے اُف تک نہ کی اور اپنے ستانے والوں سے کہا یاد رکھو کہ جو کچھ تم نے میری بے عزتی کے واسطے کیا بلکہ وہ میری عزت کا باعث ہوگا" اور پھر آسمان کی طرف نگاہ کر کے کہا

مسیحا نے مجھ پر مہربانی کی کہ اب یہاں سے تیاری ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اُس نے دیگر مسیحی بھائیوں اور بہنوں کو نصیحت کی اور ایمان پر قائم رہنے اور شہادت کے افضل درجہ کو حاصل کرنے کے لئے کہا جس کے باعث ان میں بڑی دلیری اور تقویت آگئی۔ اس وقت اوذبیسیہ نے اپنے خردسال بچے کو جو کہ ان مظلوم مسیحیوں کی ایذا کو دیکھ کر خوف کے مارے کانپ رہا تھا کہا "اے پیارے بیٹے یاد رکھ کہ ہم نے بپتسمہ پایا ہے اور درحقیقت مسیح کو پہنا ہے پس اب ہم فضل کو ارزانی اور بیش قیمت لباس کھونا نہ چاہئے۔ مبادا ہمارا خداوند جب انصاف کرنے کو آئے تو ہماری بابت یہ کہے کہ ان کو باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ جہاں کہ ابد تک رونا اور دانت پیسنا ہے۔ اے میرے دل کے ٹکڑے! ہمیں اس عارضی ایذا سے نہیں بلکہ اُس سے ڈرنا چاہئے جو کہ ہمیشہ کی ہلاکت اور ابدی ہے۔ ماں کے ان الفاظ کے سننے سے اس معصوم خردسال بچے کو بڑی دلیری اور جرأت حاصل ہوئی اور یہاں تک سخت ایذا کی برداشت کی کہ اسی میں جان بحق ہوا۔ ماں نے اپنی زخمی ہاتھوں سے بچے کی لاش کو گود میں اُٹھا کر خدا کا شکر کیا اور کہا خداوندا تو نے دیا اور تو نے پھر لیا۔ تیرا نام مبارک ہو۔ اور پھر ایک گیت گایا۔

اس کے بعد جلادوں نے اوذبیسیہ۔ اُسکی بہن اور چار دیگر مسیحیوں کو از سر نو ایذا دینا شروع کیا اور یہاں تک اذیتیں پہنچائیں کہ اُن سے وہ جاں بر نہ ہو سکے بلکہ انہوں نے تعریف کے گیت گاتے ہوئے شہادت کا تاج پہنا۔

ان نامدار شہدا کی روایت سے مرد و زن بچے۔ جوان اور عمر رسیدہ جس قدر کہ ان ظالموں کے مختلف ایذاؤں سے مارے گئے مگر اپنے ایمان سے برگشتہ نہ ہوئے بلکہ دوسرے شہیدوں کو بار تقویت اور استحکام دیتے رہے۔ اُن کے استقلال اور اُن کی ایذا کو دیکھ کر سنگ دل سے سنگ دل کو بھی ترس آتا اور گویا زبان حال سے کہتا تھا کہ

"مت ستا ظالم کسی کو دست کشی کر آہ سے
دل کے دکھ دینے سے عرش بھی ہل جاتا ہے"

راقم اسوا کے خیراللہ

ایک کلرک نے اپنے افسر سے دو گھنٹے کی چھٹی لی۔ کلرک چلا گیا اور چار روز تک نہ آیا۔ افسر نے سبب دریافت فرمایا تو کلرک نے جواب دیا کہ میں معافی کے قابل ہوں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں دفتر میں ہر روز ۸ گھنٹہ کام کرتا ہوں اور میں نے دو گھنٹے کی رخصت لی تھی۔ اس لئے چار روز غیر حاضر رہا۔

([illegible])

یہ عبرت ہے اہل نظر کیلئے

گذشتہ سے پیوستہ

کچھ عرصہ بعد قیصر کو خبر ملی کہ اس کی قیصرہ طلیو یا بیمار ہے تب وہ روم آیا مگر اُس کے پہنچنے سے پیشتر طلیو یا فوت ہو چکی تھی۔ تب اُس نے قیصر اوقطاویانوس کی بہن اوقطاویہ سے شادی کی۔ یہ شہزادی حسن و جمال کی خوبیوں کے علاوہ بڑی پارسا اور باعصمت تھی کسی طرح انطونی جیسے عیاش طبیعت کے قابل نہ تھی۔ انطونی کے دماغ میں تو کلیوپیٹرا بسی تھی۔ شادی کے بعد کلیوپیٹرا کے پاس مصر میں چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر دین دنیا سب بھول گیا۔ یہاں تک کہ اُس نے اپنی ملکہ اوقطاویہ کو طلاق نامہ لکھ کر بھیج دیا اور صاف صاف لکھ دیا کہ تم سے پہلے میری شادی کلیوپیٹرا سے ہو چکی ہے۔ انطونی کی اس بے حیائی اور بے وفائی سے اوقطاویہ کے بھائی اوقطاویانوس کو سخت صدمہ پہنچا۔ اوقطاویانوس پہلے ہی اپنے چچا جولیس سیزر کی تمام سلطنت کا واحد حاکم ہونا چاہتا تھا۔ رومیوں کے جذبات کو انطونی کے خلاف ابھار کر جنگی بیڑا تیار کر کے مصر پر حملہ کر دیا۔ اِدھر سے انطونی بھی جنگی بیڑا لیکر آگیا۔ دونوں کا مقابلہ ساحل ایکٹیم پر ہوا۔ کلیوپیٹرا اسے خوف کے جنگ سے بھاگ نکلی اس کے فرار ہوتے ہی انطونی بھی جنگ سے بھاگ گیا اور سکندریہ پہنچا اس بات کو بھول گیا کہ دشمن سر پر ہے جس سے شکست کھائی ہے۔

قیصر اوقطاویانوس خوب جانتا تھا کہ انطونی کو کلیوپیٹرا سے محبت کا خبط ہے۔ کلیوپیٹرا چونکہ ایسے ایسے داؤ پیچ ہی کھیلنا جانتی تھی اُس نے سمجھا کہ قیصر میرے فریب میں آگیا اب اس کو اپنے دام حسن میں گرفتار کرنا چاہئے۔ انطونی میں اب کیا ہے۔ قیصر تو اوقطاویانوس ہی ہے۔ اُس نے سکندریہ میں حکم جاری کر دیا کہ قیصر کو چھوڑ کر

لوگ شہر میں آنے دیا جائے۔ لہٰذا قیصر نے سکندریہ میں داخل ہو کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اب تو کلیوپیٹرا کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کہ فریب ہوا۔ جھکا دیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر وہ اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ ایک برج میں جس کو اُس نے اپنی قبر کے واسطے بنوایا تھا جا کر چھپ گئی۔ مشہور ہو گیا کہ کلیوپیٹرا مر گئی۔ جب یہ خبر انطونی کے کان میں پہنچی تو خودکشی کی خاطر اپنی تلوار پر گر گیا۔ سخت زخمی ہوا۔ اس حالت میں اُسے خبر ملی کہ کلیوپیٹرا زندہ ہے اور انطونی کو دیکھنا چاہتی ہے۔ اسی حالت میں اسکو کلیوپیٹرا کے پاس پہنچایا گیا۔ وہیں وہ مر گیا۔ اگرچہ کلیوپیٹرا نے قیصر کو اپنے فریب میں لانے کی ہزار کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئی کیونکہ قیصر اپنی بہن کی معیت کے سبب سے بہت دُکھی تھا۔ اُس کے فریب میں نہ آیا۔ وہ تو اپنی بہن کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ کسی طرح کلیوپیٹرا کو زندہ گرفتار کر کے روم کو لے جاوے اور وہاں اُسے ذلیل کرے۔ اس واسطے قیصر کی کوشش یہ تھی کہ کسی طرح کلیوپیٹرا خودکشی نہ کرنے پاوے۔ سخت حکم تھا کہ کوئی دوا یا ہتھیار برج کے اندر جانے نہ پاوے۔ لیکن ایک دن انجیروں کا ایک ٹوکرا اندر پہنچا دیا گیا یہ سمجھ کر کہ یہ بے ضرر چیز ہے مگر ان انجیروں میں ایک مہلک زہریلا سانپ چھپایا گیا تھا۔ اُسی سانپ سے اپنے آپ کو ڈسوا کر کلیوپیٹرا اور اس کی دونوں سہیلیوں نے خودکشی کر لی۔

کلیوپیٹرا کی لاش مومیا کر کے جیسا کہ اُس عہد مصر کا دستور تھا اُسی برج میں دفن کر دی گئی۔ اب تک تو وہیں رہی مگر اب وہ لندن کے عجائب خانہ میں پہنچا دی گئی ہے۔ دنیا اُسے دیکھتی اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ یہ ہے حسن۔ دولت۔ عیاشی کا نتیجہ۔ یہ عبرت ہے اہل نظر کے لئے۔ واعظ

زندگی کا منشا نیک کام کرنا ہے۔

اخلاقی قوت ہی دراصل دنیا پر حکومت کرتی ہے۔

تحقیقِ کتبِ عہدِ عتیق

پر

مولوی محمد فیروزالدین صاحب سیالکوٹی کی مولویانہ رائے

ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے زیر عنوان مندرجہ بالا چند مضامین **نور افشاں** میں شائع کروائے تھے۔ غالباً ناظرین کی یاد ابھی تازہ ہے۔ لہٰذا اُن مضامین کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

لیکن مولوی محمد فیروزالدین صاحب سیالکوٹی نے اخبار الفقیہ مطبوعہ ۱۴ اگست ۱۹۲۲ء میں صفحہ ۵ و ۶ پر پادری برکت اللہ صاحب کے مضامین کے بارہ میں جو کچھ سپرد قلم کیا ہے ہم نے اُسے بغور پڑھا اور مناسب خیال کیا کہ مولوی صاحب موصوف کے نتائج علمیہ اور معلومات کے ذخیرہ سے قدرے ناظرین نور افشاں کی خدمت میں پیش کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں "تحقیق کتب عہدِ عتیق کا سلسلہ کئی ہفتوں سے اخبار نور افشاں میں جاری ہے۔ فاضل مضمون نگار واقعی بڑی ہی جانفشانی اور محنت شاقہ سے ہمہ تن رجوع ہو کر نہایت تحقیق عمیق سے حروفی۔ لفظی اور فقراتی اغلاط جو مؤلفین اور ناقلین سے سہواً یا غلطاً قریباً بطور محاورہ واقع ہوئی ہیں بیان فرما رہے ہیں لیکن یہ ساری عبث اور فضول محنت ہے کیونکہ اگر [illegible] صاحب غور و خوض فرماتے تو اس قدر مشقت کو برداشت نہ فرماتے۔ ان مضمونوں سے ان کا اصلی مطلب یہ ہے کہ موجودہ مجموعہ اناجیل غیر محرف ہے بلکہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ وہی مجموعہ اناجیل ہے جو مسیح پر نازل ہوئی تھی جس کی تصدیق قرآن شریف کلام الٰہی فرما رہا ہے اور جو صریحاً غلط ہے کیونکہ قرآن مجید انجیل کا قائل ہے نہ کسی اور کی بنائی ہوئی کا اور نہ مجموعہ اناجیل کا۔"

ناظرین! پادری برکت اللہ صاحب تو کتب **عہدِ عتیق** کی تحقیق کر رہے ہیں لیکن مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اُن کا اصل مطلب یہ ہے کہ موجودہ مجموعہ اناجیل غیر محرف ہے بلکہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ وہی مجموعہ اناجیل ہے جو مسیح پر نازل ہوئی تھی جس کی تصدیق قرآن شریف کلام الٰہی فرما رہا ہے۔

اول تو حیرت خیز یہ امر ہے کہ مولوی صاحب کو پادری صاحب کا **اصلی مطلب** کیونکر معلوم ہوا انہوں نے تو اناجیل کے بارہ میں کچھ بھی نہ لکھا اور مولوی صاحب مجموعہ اناجیل کو لے بیٹھے۔

دوم مولوی صاحب کی تحریر کے مطابق اگر پادری صاحب یوں تحریر فرما چکے ہیں کہ "یہ وہ مجموعہ اناجیل ہے جو مسیح پر نازل ہوئی تھی" تو یہ جملہ ہی خود غلط ہے۔ علاوہ ازیں نہ پادری برکت اللہ اور نہ کوئی اور مسیحی اس بات کو مانتا ہے کہ مسیح پر کوئی کتاب بنام انجیل نازل ہوئی تھی پھر ہم کیسے تسلیم کریں کہ مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں اور پادری صاحب نے یقیناً ایسا ہی تحریر فرمایا ہوگا! جب کوئی بھی مسیحی ابن مریم پر کسی الہامی نامی کتاب کے نزول کا قائل نہیں تو پادری برکت اللہ صاحب بھی اس کے قائل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ظاہر صاف ہے کہ جناب مولوی صاحب نے "یہ وہی مجموعہ اناجیل ہے جو مسیح پر نازل ہوئی تھی" کا جملہ آپ ہی گھڑ لیا۔ یہ آپ ہی کی اختراع و ایجاد ہے اور اسے پادری برکت اللہ صاحب سے ہرگز کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔



پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ پادری برکت اللہ نے آپ کے قرآن شریف کو اناجیل کی تصدیق میں پیش کیا ہے۔ یہ بھی مولوی صاحب کی اپنی ہی اختراع ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب کی تحریر سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا۔ اگر انجیل کلام اللہ ہے تو نزول قرآن سے پیشتر کم از کم پانچ سو سال تک اس کی تصدیق کس نے کی؟ تصدیق و تائید کے جو اسباب قبل از قرآن موجود تھے وہ بعد از قرآن کیسے مفقود ہو گئے؟ قرآن تو خود ہی مصدق انجیل ہونے کا مدعی ہے مسیحی ہرگز اس کو تصدیق انجیل کا مدعا نہیں سمجھتے۔ یہ سچ ہے کہ بعض اوقات جب مسلم اصحاب انجیل پر کسی طرح کے بیجا و نامناسب اعتراضات پیش کرتے ہیں تو مسیحی مناظرین ان سے کہتے ہیں کہ خود قرآن جس کتاب کی تصدیق کرتا ہے اہل قرآن اس کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مسیحی انجیل کو قرآنی تصدیق کی محتاج خیال کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔

مولوی صاحب نے لکھا تو بہت کچھ ہے لیکن سب بے ٹھکانا۔ بہت سی پریشان گوئی کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ "یوحنا بپتسمہ دینے والے کی وفات تو کسی وجہ سے یہ خیال درکنار وہم بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مسیح کی زندگی میں قتل کیا گیا تھا جس کا **سر تھال میں رکھ کر مسیح کے پیش کیا گیا تھا**۔" اس آخری جملہ سے مولوی صاحب کی انجیل دانی روشن ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ
نداند و نداند کہ نداند۔ باقی مولوی صاحب میداند۔

آخر میں آپ فرماتے ہیں "من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ می سراید" آپ کی پریشان نویسی کے بعد یہ مصرعہ نہایت موزوں و مناسب حال ہے۔ ہم ضرور داد دینگے اور ہم کو امید ہے کہ آپ کی اور آپ کے طنبورہ کی باہمی بے آہنگی دور ہو جائیگی اور آیندہ آپ اپنے طنبورہ سے ہم آہنگ ہونگے اور بے سوچے سمجھے خامہ فرسائی نہیں کرینگے۔ والسلام۔

کاریگروں کے معاوضہ کا قانون

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

سنہ ۱۹۲۵ء میں کاریگروں کے معاوضہ کے قانون پر جو عملدرآمد ہوا اس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں یہ قانون بیش از بیش مقبولیت حاصل کر رہا ہے اور کاریگر اس کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایکٹ مذکورہ کے دائرہ اثر میں ۴۲۰ وارداتیں ہوئیں یعنی سال ما سبق سے ۵۰ زیادہ۔ ان میں سے ۱۵ وارداتیں مہلک تھیں۔ ۳ وارداتوں میں کاریگر مستقل طور پر اور ۲۰۴ میں عارضی طور پر کام کرنے کے ناقابل ہو گئے۔ ۱۳۵ وارداتوں میں ۹۹۵۰ روپے ۱۵ آنے بطور معاوضہ یا تو خود کاریگروں کو یا ان کے وارثین کو دے گئے۔ سال گذشتہ کی نسبت رقم معاوضہ قریبا دوگنا ہے مہلک وارداتوں کے لئے فی واردات اوسطاً ۴۴۳ روپیہ معاوضہ میں دیئے گئے۔ یہ اعداد اس اعتبار سے قابل غور ہیں کہ معاوضہ کی رقم میں سو فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ ان کانوں میں جو انڈین مائنز ایکٹ (قانون کانہائے ہند) کے تحت میں آتی ہیں صرف ۸ حادثوں کی اطلاع دی گئی اور ان میں سے ۵ حادثوں میں ۹۰۰ روپیہ کا معاوضہ دیا گیا۔ ۱۹۲۴ء میں معاوضہ کی میزان ۲۰۹ روپیہ ۸ آنہ تھی۔

یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ مالکوں کو ان فرائض کا احساس ہو رہا ہے جو ان کے ذمہ مزدوروں کے متعلق ہیں اور کاریگر بھی اس قانون کی شرائط و احکام سے بخوبی واقف ہو رہے ہیں۔ ایکٹ مذکورہ کے کمشنروں کے پاس جو مقدمات پیش ہوئے ان سے ظاہر ہے کہ ۵۴ نئے مقدمے دائر کئے گئے جن میں سے ۲۲ مقدموں میں مالکوں نے دعووں کو تسلیم کر لیا۔ ایک دعویٰ جزوی اور ایک کلی طور پر منظور کیا گیا۔ دو مقدمات خارج کئے گئے۔ سال کے اختتام پر ۱۷ مقدمے زیر سماعت تھے۔ دعاوی کے تصفیہ میں جو غیر معمولی توقف واقع ہوا اور ۱۹۲۵ء کی طرح بہت سے مقدمے انسپکٹران کارخانجات کے پاس بغرض مشورہ روانہ کئے گئے۔ ہر چند یہ کام انسپکٹران کارخانجات کی صورت میں انسپکٹروں کی امداد کاریگروں کے لئے بہت گرانقدر ثابت ہوتی ہے۔ امید ہے کہ انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ جو حال ہی میں نافذ ہوا ہے مزدور جماعتوں کے لئے قانونی اور مناسب چارہ جوئی حاصل کرنے میں بہت مفید ثابت ہوگا لیکن جب تک تجارتی انجمنیں واقعی مؤثر و مضبوط صورت اختیار نہیں کرتیں انسپکٹران کارخانجات کاریگروں اور ان کے وارثین کی طرف سے دعاوی پیش کر کے ان کی امداد کرتے رہیں گے۔

راہِ حقیقت

گلشن ہستی میں چلتی ہے نسیم جانفزا
کیوں گل و غنچہ ہیں لیکن بے بہرہ سر جھکائے ہوئے
ہو رہے ہیں خواب غفلت میں ابھی بلبل چمن
مدتیں گذریں جہاں کو ہوش میں آئے ہوئے
آہ کیسے محروم بوئے گل سے ہو کے بد نصیب
غنچے پھرتے ہیں چمن میں آہ اتراتے ہوئے
جاگ جاؤ ہوش میں آؤ سویرا ہو گیا
کب تلک سوتے رہو گے پاؤں پھیلائے ہوئے
آج بھی ہے ڈھونڈتا تم کو شب ظلمات میں
رہنما راہ حقیقت نور چمکائے ہوئے
یاد رکھو آج بھی گر ہوش میں آئے نہ تم
عمر بھر پچھتاتے رہو گے خود ہی شرمائے ہوئے

منجانب داس دوست

توبہ آخر اوقات اس شخص کو سادہ رکھتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہو۔

روح

"اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا"
یہ ایک ایسا جملہ ہے جس سے قریباً ہر ایک مسیحی واقف ہے اور اس آیت کی بنا پر یقین کرتے ہیں کہ انسان میں علاوہ معمولی زندگی کے ایک غیر فانی زندگی ہے جسکو ہم روح کہتے ہیں۔ کتاب مقدس میں بہت جگہ اس روح کی طرف اشارہ ہے پر میرا مطلب اس مضمون سے یہ نہیں کہ کتاب مقدس کی بنا پر روح کی بابت کچھ لکھوں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ بغیر کسی مذہبی رائے یا کتاب کے یہ معلوم کروں کہ یہ عام خیال کہ انسان میں ایک غیر فانی روح ہے درست ہے یا غلط۔ اس لئے میں کچھ دیر کے لئے صرف عقلی دلائل کی مدد سے انسانی زندگی پر غور کرکے نتیجہ نکالنا چاہتا ہوں۔

انسان خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ جوان ہو یا بوڑھا سب اپنی اپنی زندگی کے برقرار رکھنے کے لئے ادنیٰ چیزوں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں یعنی خوراک۔ پانی ہوا۔ دوا۔ سونا اور آرام کرنا۔ ان سب باتوں سے انسان یہ ثابت کرتا ہے کہ اس میں باقی تمام جانوروں کی مانند جان ہے اور اس میں اس کے برقرار رکھنے کی خواہش بھی ہے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر اور انہیں باتوں پر غور کرتے کرتے چند عالموں نے اس کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن اپنی تحقیقات کے سلسلہ میں چند وجوہ یا اختیار کے آ جانے سے وہ اس غلط منزل پر پہنچ گئے کہ انہوں نے کہہ دیا کہ انسان کچھ بھی نہیں۔ فقط ایک اعلیٰ قسم کا جانور ہے جو کہ ایک بے نہایت بڑے عرصہ شاید کروڑہا برس میں ترقی کرتا ہوا اس درجے تک پہنچ گیا جو اب اس کا ہے۔ اگر ہم اس بیان کو دوسرے لفظوں میں ادا کریں تو یوں ہوا کہ جاندار بغیر کسی بیرونی مدد کے خود بخود پیدا ہو کر اپنی اپنی موجودہ حالتوں کو پہنچ گئے اور انہیں نہ کسی خدا کی ضرورت تھی اور نہ ہی ہے نہ اس کوئی روح تھی اور نہ ہو سکتی ہے۔ شاید آپ بھی زمانہ کی رفتار کو دیکھ کر یا سائنس کی عجیب و غریب معلومات کا حال سن کر اس خیال کو پختہ کر چکے ہونگے کہ ضرور انسان اس طرح بنا۔ میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط ہے۔ پر میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ صرف اس بات پر غور کریں کہ یہ کہاں تک صحیح ہے۔

تھیوری آف ایوولوشن۔ میں خود نہ ایوولوشنسٹ ہوں اور نہ ماڈرنسٹ۔ اس لئے شاید آپ خیال کریں کہ مجھے ان دونوں طریق پر کچھ کہنے کا حق حاصل نہیں اور آپ کسی قدر درست بھی ہیں ممکن ہے کہ میری رسائی بھی صحت نہ ہو لیکن میری درخواست صرف یہ ہے کہ آپ تھوڑی دیر تک میرے ساتھ غور کریں اور دیکھیں کہ یہ خیال کہاں تک درست ہے اور اس کے ماننے میں کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔

اس سے پیشتر کہ میں ایک قدم بھی آگے بڑھاؤں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان عالموں نے جو انسان کو اعلیٰ قسم کا جانور مانتے ہیں اس مسئلہ کا نام تھیوری آف ایوولیوشن رکھا ہے یعنی تدریجی ترقی پانے کا مسئلہ لیکن کسی وجہ سے جو آنکو خود مجھ سے بہتر معلوم ہے اس کو ابھی تک سائنس کی اور سب تھیوریوں کی مانند لا آف ایوولوشن یعنی تدریجی ترقی پانے کا قانون ہونے کا اعزاز حاصل نہ ہوا اور نہ ہو سکا۔

اب ہم غور کریں کہ یہ مسئلہ ہے کیا؟ بعض عالموں کا خیال ہے کہ شاید دنیا کا شروع اس طرح ہوا کہ مادہ جو ان کی رائے کے مطابق شروع سے موجود ہے کسی خاص وقت کے بعد اس صورت اختیار کر گیا کہ اس سے سورج چاند۔ ستارے اور زمین وغیرہ پیدا ہو گئے یعنی وہی مادہ تقسیم یا تبدیل ہو کر ان صورتوں میں آگیا (پوچھا جائے کہ مادہ کی پہلے کیا صورت تھی؟) اور ان تمام سے اجرام فلک میں سے جو بڑے تھے اپنی گرمی کو دیر تک روک نہ سکے۔ مثلاً سورج اور بعض ستارے لیکن جو چھوٹے تھے وہ جلدی سرد ہو گئے یعنی زمین۔ چاند اور قریباً تمام سیارے اور اس سرد ہونے کے لئے عالموں نے کئی لاکھ بلکہ کروڑہا برس بتائے ہیں۔ شاید یہ ممکن ہو ہم کو اس پر کوئی خاص اعتراض نہیں اور نہ ہم کو اسکی کچھ ضرورت ہے۔

اس خیال کے مطابق ہماری زمین جب ٹھنڈی ہوئی بے جان تھی اور اس پر کوئی جاندار موجود نہ تھا کیونکہ کسی جاندار کا جلتی آگ اور دہکتے سورج کے موافق جلتی آگ میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اب زمینی مادہ یہاں تک سرد ہو گیا کہ اس پر نمی پیدا ہو کر کیچ نمودار ہوئی۔ یہاں تک یہ درست معلوم ہوتا ہے اور ہماری سمجھ میں بھی آجاتا ہے کیونکہ پانی کا فقط ہوا سے پیدا ہونا ممکن ہے اور یہی ایک فرق ہے جس سے پانی بغیر پانی کے پیدا ہو سکتا ہے لیکن کس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ دنیا میں تمام تری اسی طرح پیدا ہوئی ہے۔

اب اس کیچ یا پانی میں ایک نہایت چھوٹا سا جانور پیدا ہوا جو صرف ایک جز یا خانے کا بنا ہوا تھا۔ یہ بات کچھ عجب معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جیسے پانی بنا دیئے ہیں اُسی سے کیڑا بن سکتا ہے۔ اس زمانہ میں تو یہ مشکل نہیں۔ جب خوردبین نے بتا دیا ہے کہ جہاں پانی ہے وہاں کیڑے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور کیڑے کی پیدائش کو لفظوں میں ادا کر دینا بہت ہی آسان ہے لیکن اصل میں یہ پیدائش بالکل ممکن ہے؟ کیچ میں سے جانور پیدا ہوا۔ بھلا اس جانور میں جان کہاں سے آئی؟ یعنی وہ زندہ کیونکر ہوا؟ جسم تو بن گیا پر زندگی نہیں بن سکتی۔ مادہ میں بھی خواہ کتنی ہی زندگی بھی اسی پانی سے آئی ہوگی۔ یہی خیال ان عالموں کا تھا اور اسی کوشش میں انہوں نے اس کی تہ میں پہنچنا چاہا لیکن نہایت ہی اعلیٰ درجے کے تجربوں نے ان پر اس بات کو ثابت



کر دیا ہے بلکہ روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے کہ بغیر تدریج کے زندگی کا پیدا ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے سورج کو تھیلی سے چھپانا۔ اب بتائیں اس جانور کی زندگی کہاں سے آئی؟ اس کا جواب ایوولوشن نے آج تک دیا ہے اور نہ کبھی دے سکیگی۔ ہاں اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ کہہ دیں کہ سورج نہیں تو کیا اُن کے کہنے سے سورج جاتا رہیگا؟

مادے میں ترقی کی طاقت شروع ہی سے تھی۔ یعنی اس کی پیدائش ہی سے لیکن مادہ شروع سے ترقی کرتا معلوم نہیں ہوتا یعنی اگر مادہ شروع سے ترقی کرتا اور کرنا چاہئے تھا تو تمام اجرام فلکی اور زمین کی وہ حالت ہو جانی چاہئے تھی جس کا اب ہم انتظار کر رہے ہیں اور ابھی نہ معلوم کتنی مدت اور انتظار کرنا پڑیگا۔ وہ جو شروع سے تھا اتنی مدت کس بات کا انتظار کرتا رہا؟ ایوولوشن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میری سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ مادہ شروع سے نہ تھا بلکہ بعد میں پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی ترقی کرنے لگا۔ اس سے ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ یہی سچ ہے۔ یہ تو صرف عقل کا ایک رخ ہے۔

پھر ایک مشکل یہ بھی ہے اور شاید آپ اس پر ہنسینگے پر اس میں کوئی عجیب بات نہیں۔ طالب علم بعض وقت بہت ہی عجیب سوال پیش کر دیتے ہیں اور کئی دفعہ یہ سوالات بہت ہی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگر مادہ خود بخود ترقی کرتا گیا تو یہ کیفیت ضرور واقع ہوئی ہوگی کہ پہلے کیچ نمودار ہوئی۔ پھر پانی میں پیدا ہونیوالا کیچوا۔ مینڈک۔ سانپ۔ مچھلی پھر اڑنے والے جانور۔ پرند۔ چرند اور آخر میں انسان۔ تمام اور تبدیل ہوتا گیا اور ایک درجے سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا گیا۔ یہ درجے یکے بعد دیگرے نمودار ہونے چاہئے تھے اور جب دوسرا نمودار ہو چکا تو پہلا معدوم ہو جانا چاہئے تھا لیکن یہ کیفیت ثابت اور ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس زمانہ میں بھی ہم کو کیچوے۔ پرند چرند اور انسان ملتے ہیں۔ اس کا سبب کچھ نظر نہیں آتا کہ کیوں وہ مادہ جو انسان بنا ترقی کرتا گیا اور باقی پیچھے رہ گیا؟ آپ اس پر غور کریں اور جواب تلاش کریں۔ جواب دینا میرا کام نہیں۔

پھر جب سب ایک ہی اصل یعنی مادے سے پیدا ہوئے تو جانداروں میں سب سے ترقی تو سہنا چاہئے تھا یعنی انسان کا کرور حالت رکھتے ہوئے اور تمام جانوروں پر حکومت کرنا۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ انسان نے بہت ترقی کی اور اب ترقی کے آخری درجوں میں ہے اسی لئے وہ سب پر حکومت کر سکتا تو اس قانون سے یہ ترقی لحاظ جسم بھی ہونی چاہئے تھی اور اسی کے مطابق عقل اور تمیز بھی اور انسان کے بعد درجہ بندر کا ہوتا کیونکہ وہی انسانی جسم رکھتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بندر صرف ڈنڈے کے زور سے کھیلتا ہے اور ہاتھی بہت کچھ اپنی عقل سے پہچانتا ہے مثلاً آپ کہیں کہ ولایت میں بندروں نے بہت کچھ ترقی کر دکھائی ہے۔ یہ سچ ہے لیکن یہ ترقی مصنوعی ہے۔ اسی طرح آپ اگر طوطے کو پڑھائیں سکھائیں تو وہ بھی کچھ سیکھ جاتا ہے لیکن قدرتی طور سے وہ کہیں زیادہ بے شعور ہیں۔ یہ ترقی جو موجودہ نسل حیوانات میں ہے ہرگز تدریج ہونے کے نشان ظاہر نہیں کرتی بلکہ ایک خفت ہی انسانی عقل اور حیوانی سمجھ کے درمیان خلیج جدائی واقع کرتا ہی ہے کہ **وہ** اور ہے اور **یہ** اور۔ پرند سے ذہین میں تو کتے وفادار ہاتھی عقیل ہے تو بوجھ اٹھانے والا لیکن انسان ان سب سے اعلیٰ عقل اور ذہن رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور کل **کائنات** خود بخود ہی اس بات کے متعلق ہیں کہ ان کو بنانے اور ترتیب میں دینے کے لئے کوئی اور ہستی اور کاریگر ہو۔ ورنہ اگر خود بخود پیدا ہوتے تو ان کی حالت کچھ اور ہی ہونی چاہئے اور ہم کو مندرجہ بالا مشکلات کا جواب تلاش نہیں آتا۔ باقی واللہ

یو۔ وی۔ جیکب

دُعا

۱۔ دُعا کیا ہے؟

جو رنگ وجہ خداوند تعالےٰ سے درخواست کرنے مہربانیوں۔ رحمتوں اور بخششوں کا شکریہ ادا کرنے۔ خداوند کریم سے میل اور رفاقت پیدا کرنے کے لئے آرزو اور عمل کو دعا کہتے ہیں۔

۲۔ دعا کے مقاصد

۱۔ نجات پانا۔ جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائیگا۔ رومیوں ۱۰: ۱۳۔

۲۔ شفا پانا۔ دیکھ میں تجھے شفا دونگا اور تیسرے دن تو خداوند کے گھر میں جائیگا۔ ۲ سلاطین ۲۰: ۵۔

۳۔ دلیری پانا۔ جس میں ہم کو اس پر ایمان رکھنے کے سبب دلیری ہے اور بھروسے کے ساتھ رسائی۔ افسیوں ۳: ۱۲۔

۴۔ زور پانا۔ وہ تھکے ہوؤں کو زور بخشتا ہے اور ناتوانوں کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے۔ یسعیاہ ۴۰: ۲۹-۳۱۔

۵۔ برکت پانا۔ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔ یوحنا ۱۶: ۲۴۔

۶۔ بدی سے بچنا۔ اُٹھ کر دعا مانگو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ لوقا ۲۲: ۴۶۔

۷۔ سلامتی حاصل کرنا۔ اُس کے لئے خداوند سے دعا مانگو کیونکہ اس کی سلامتی میں تمہاری سلامتی ہوگی۔

۸۔ شکرگزاری کرنا۔ کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکرگزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ فلپیوں ۴: ۶۔

۹۔ خدا کی مرضی کو پورا کرنا۔ یہ ہمارے منجی خدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ ۱ تیمتھیس ۲: ۳

۳۔ دعا کن کے لئے کرنی چاہئے۔

۱۔ اپنے لئے۔ پر میں خداوند کو پکاروں گا۔ تب خداوند مجھے بچائیگا۔ زبور ۵۵: ۱۶۔
۲۔ بھائیوں کے لئے۔ ہم تم سب کے بارے میں ہم خدا کا شکر ہمیشہ بجا لاتے ہیں اور اپنی دعاؤں میں تمہیں یاد کرتے ہیں۔ ۱ تھسلنیکیوں ۱: ۲۔
۳۔ دشمنوں کے لئے۔ جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں اُن کے لئے دعا مانگو۔ لوقا ۶: ۲۷-۲۸۔
۴۔ قوم کے لئے۔ اور میں نے خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی۔ اور میں نے اقرار کیا اور کہا کہ اے خداوند جو عظیم اور مہیب خدا ہے۔ اور اُن کے ساتھ عہد کو جو تیری فرمانبرداری کرتے ہیں یاد رکھتا ہے اور اُن پر رحم کرتا ہے۔ دانی ایل ۹: ۳-۴۔
۵۔ حاکموں کے لئے۔ تاکہ وہ خوشبودار قربانیاں آسمان کے خدا کے حضور میں گذرانیں اور بادشاہ اور بادشاہزادوں کی عمر درازی کے لئے دعا مانگیں۔ عزرا ۶: ۱۰۔
۶۔ تمام لوگوں کے لئے۔ پس میں سب سے پہلے نصیحت کرتا ہوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور التجائیں اور شکرگذاریاں سب آدمیوں کے لئے کی جائیں۔ ۱ تیمتھیس ۲: ۱۔

۴۔ کس کی دعا سنی جاتی ہے؟

۱۔ صادق کی۔ خداوند شریروں سے دور ہے پر وہ صادقوں کی دعا سنتا ہے۔ امثال ۱۵: ۲۹۔
۲۔ مسکین کی۔ اے خداوند تو نے مسکینوں کا مطلب سنا ہے۔ تو اُن کے دلوں کو مستعد کریگا اور کان دھر کے سنیگا۔ زبور ۱۰: ۱۷۔
۳۔ ایماندار کی۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا۔ اور تمہارے لئے ہو جائیگا۔ مرقس ۱۱: ۲۴۔
۴۔ تابعدار کی۔ اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اُس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اس کو بجا لاتے ہیں۔ ۱ یوحنا ۳: ۲۲۔

۵۔ کس کی دعا نہیں سنی جاتی؟

۱۔ ناراستی کی۔ بلکہ تمہاری بدکاریاں تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کرتی ہیں اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔ یسعیاہ ۵۹: ۲۔
۲۔ بدکار کی۔ اگر میرا دل بدکاری پر مائل ہے تو خداوند میری نہ سنیگا۔ زبور ۶۶: ۱۸۔
۳۔ بے ایمان کی۔ اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے اس لئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۶۔

۶۔ کس طرح دعا مانگنی چاہئے؟

۱۔ روح سے۔ اور ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو۔ اور اسی غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلاناغہ دعا مانگا کرو۔ افسیوں ۶: ۱۸۔
۲۔ شکرگذاری سے۔ دعا مانگنے میں مشغول اور شکرگذاری کے ساتھ اُس میں بیدار رہو۔ کلسیوں ۴: ۲۔
۳۔ ایمان سے۔ مگر اُس نے عورت سے کہا تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامت چل جا۔ لوقا ۷: ۵۰۔
۴۔ منت سے۔ میں نے اپنا رُخ خداوند خدا کی طرف کیا اور منت اور مناجات کر کے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ ملکے اُس کی تلاش کی۔ دانی ایل ۹: ۳۔

۷۔ دعا کہاں مانگنی چاہئے؟

۱۔ ہر جگہ۔ پس میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کیا کریں۔ ۱ تیمتھیس ۲: ۸۔
۲۔ پوشیدگی میں۔ بلکہ جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا مانگ۔

۸۔ دعا کب مانگنی چاہئے؟

۱۔ ہر روز صبح۔ اے خداوند تو صبح کو میری صدا سنیگا میں صبح کو اپنے تئیں تیار کر کے تیری طرف تاکا کرونگا۔ زبور ۵: ۳۔
۲۔ تمام رات۔ اور ان دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگنے کو نکلا۔ اور خدا سے دعا مانگنے میں ساری رات گذاری۔ لوقا ۶: ۱۲۔

جے۔ ایف۔ مارک۔

مکھی اُڑانے کو توپ خانہ

ایک ریڈنگ روم کے سیکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے ریڈنگ روم کے باہر ایک پرائیویٹ لیٹر بکس ہے۔ جس میں لوگ اکثر اپنی چٹھیاں ڈال جاتے ہیں جو بعد میں کارکنان ریڈنگ روم کو ڈاکخانہ میں بھیجنی پڑتی ہیں جس سے اُن کو بہت تکلیف ہوتی ہے کئی مرتبہ لیٹر بکس کے پاس نوٹس لگا دیا گیا ہے کہ آپ صاحبان اپنی چٹھیاں سرکاری لیٹر بکس میں ڈالا کریں لیکن کوئی نہیں سنتا۔ نیز سیکرٹری صاحب موصوف نے چند قواعد ریڈنگ روم میں تشریف لانے والے اصحاب کے لئے تحریر فرمائے ہیں جو ریڈنگ روم سے کتب و اخبار لے جانے وہاں بحث کرنے اور فرش پر تھوکنے کے متعلق ہیں اور ارشاد ہے کہ نور افشاں میں شائع کئے جائیں۔

ہم سیکرٹری صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ آپ ان قواعد کو خوشخط حروف میں چھپوا کر یا لکھوا کر اپنے ریڈنگ روم میں کسی نمایاں مقام پر چسپاں کرا دیں تاکہ جو صاحب وہاں تشریف لائیں اُن کو دیکھ سکیں۔ اخبار میں شائع کرنا چنداں مفید نہیں ہوگا اور مکھی اُڑانے کو توپ خانہ طلب کرنے کی بات ٹھہریگا۔ ایڈیٹر۔



الہ آباد میں اتحاد کے نظارے

الہ آباد ۲۹ اگست - آج الہ آباد میں دادو کا مُرد کا جلوس نکلا جس میں ہندو اور مسلمان ہزارہا کی تعداد میں شامل ہوئے مساجد کے سامنے باجے بجائے گئے لیکن نماز کے اوقات کا خاص خیال رکھا گیا مسلمانوں نے الائچی، سگریٹ، عطر، پان وغیرہ سے جلوس کی تواضع کی جلوس خیر و خوبی سے گذر گیا۔ شیخ فضل الحق، جرگی سرگرمیاں نظر آتی تھیں، چوک میں مسلمانوں کی دکانیں کھلی رہیں۔ (انقلاب)

جناب وائسرائے کی تجویز اور مہاتما گاندھی

سنگاور - ۲۹ اگست - ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار سے ملاقات کرتے ہوئے جناب وائسرائے کی اس تجویز کے متعلق کہ ایک کانفرنس منعقد کی جائے مہاتما گاندھی نے کہا میں اس بات کا زیادہ مشتاق نہیں کہ اتحاد ہندو مسلم کے مسئلہ کو حل کرنے کی ابتدا حکومت کی طرف سے ہو لیکن میں اس معاملہ میں ہر حلقے کے اشتراک عمل کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

بندرگاہ کلکتہ میں جہازوں کا تصادم

کلکتہ ۳۰ اگست - جاوا اور بنگال کے درمیان آنے جانے والا مال کا ایک جہاز جرمن جہاز سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا اور ڈوب گیا - اس پر لنگر اٹھا ہوا تھا - ایک اور جہاز تصادم سے بچنے کی کوشش میں زمین پر چڑھ گیا اسلئے بندرگاہ بند ہو گئی ہے۔

الہ آباد میں ایک سرگروہ ہندو کا قتل

الہ آباد ۳۰ اگست - پولیس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کسی شریر آدمی نے رائے بہادر بابو بہادر سنگھ رکن لوکل بورڈ آنریری مجسٹریٹ کو جو ہندوؤں کے رہنما میں تھے ۲۸ اگست کو شام کے وقت بازار میں قتل کر دیا - ان کی نعش جلوس کے ساتھ شمشان بھومی پہنچائی گئی اور تمام ہندو دکانداروں نے دکانیں بند کر دیں - قاتل کا ہنوز کوئی سراغ نہیں ملا۔

بریلی میں فساد ہندو مسلم

الہ آباد ۳۰ اگست - لیڈر کا نامہ نگار بریلی متعلقہ ہے کہ مسلمانوں نے ۲۸ اگست کو شام کے ۵ بجے محلہ ملک پور میں گنیش لیلا کے جلوس پر حملہ کر دیا اس حملہ کے لئے پہلے سے کوئی تیاری نہیں کی گئی تھی - مجروحین کی تعداد معلوم نہیں ہوئی لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی مجروح ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ چند ملزموں کے زخم مہلک ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ مختلف مقامات پر اکیلے دوکیلے آدمیوں پر حملے جاری ہیں۔

کانپور کی گرفتاریوں کی بھرمار

کانپور ۳۰ اگست - گذشتہ شب کوئی اہم حادثہ نہیں ہوا - پولیس اور فوج تمام رات گشت لگاتی رہی - جن علاقوں میں خطرہ لاحق ہے وہاں مسلح موٹر گاڑیاں چکر لگاتی ہیں - رات کو کچھ اور گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں - مجروحین و مقتولین کا اندازہ ایک سو سے زائد ہے - ان میں سے ۱۷ اشخاص ہسپتال میں زیر علاج ہیں کل دوپہر کو قریباً پچاس اشخاص کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بیین موقع پر گرفتار کیا - دوسرے اشخاص کو پولیس نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار کیا ہے - توقع ہے کہ صورت حال بہت جلد اعتدال پر آجائے گی - آج کمشنر اور گورنر کی تشریف آوری کی توقع ہے۔

کانپور ۳۰ اگست - شہر ابھی تک خوفزدہ ہے اور ہر طرف ہراس پھیلا ہوا ہے - مختلف محلوں میں اکا دکا اشخاص پر حملے ہوئے ہیں غالباً کئی دن یہی حالت قائم رہیگی - آج ایک زخمی ہندو ہسپتال میں مر گیا - ہسپتال میں ۹ مسلمان اور ۱۲ ہندوؤں کی حالت نازک ہے - آج بعض گرفتار شدہ اشخاص کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور مزید گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

عراق میں جنگ کی یادگار

بصرہ ۲۹ اگست - ان برطانوی اور ہندوستانی سپاہیوں کی یادگار میں جو عراق عرب میں کام آئے تھے ایک مینار تعمیر کیا جا رہا ہے - اس مینار پر جو پتھر لگائے گئے ہیں وہ دہلی سے لائے گئے تھے مصارف کا اندازہ بیس ہزار پونڈ کیا گیا ہے۔

جاپان میں طوفان

ٹوکیو ۲۹ اگست - بارش کے طوفانوں میں کوچی میں ۵۰ آدمی ہلاک ہو گئے - نگاساکی میں ۲۴ مرے اور مجروح ہوئے اور ۶ گم ہیں - کوچی میں مکانات، فصلیں، سڑکیں تک بہ گئی ہیں - ۲۲ کشتیاں گم ہیں - نگاساکی کے ہزارہا جھونپڑوں میں پانی چڑھ گیا ہے۔ (انقلاب)

مساجد کے روبرو باجہ بجانے کا مسئلہ

مولانا محمد علی کا بیان

دہلی ۲۹ اگست - مولانا محمد علی نے اخبارات و جرائد کے نام ایک بیان ارسال کیا ہے جس کا مفاد حسب ذیل ہے۔

مساجد کے روبرو باجہ بجانے کے متعلق میرے خیالات لوگوں کو بخوبی معلوم ہیں - خلافت کانفرنس کے اجلاس کلکتہ میں میں نے کوئی نئی بات نہیں کی - تاہم میری صدارتی تقریر کی جو رپورٹ اخبارات میں اشاعت پذیر ہوئی ہے ناقص اور گمراہ کن ہے - مساجد کے روبرو باجہ بجانے کے متعلق میں نے کلکتہ کے اجلاس میں جو کچھ کہا وہ صرف اس قدر تھا کہ قربانی گاؤ کے مقابلہ میں ہم نے ہندوؤں کی دلجوئی کے لئے ہمیشہ انتہائی رواداری سے کام لینے کی کوشش کی ہے تاکہ ہر دو قوموں کے باہمی تصادم رونما ہونے پائے اور غلامی سے نجات حاصل ہو سکے - جس کا خاتمہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ جب ہندو اور مسلمان متحد ہو جائیں مساجد کے سامنے باجہ بجانے

کے سلسلہ میں ہم کسی ایک امر کو نظر انداز کر سکتے ہیں اور اگر اس زمانہ کے مسلمانوں کو نماز پڑھتے وقت ایسی محویت حاصل ہو جائے جیسی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی نیز اگر ہم بھی اس توجہ اور یکسوئی کے ساتھ خداوند تعالے کی عبادت کریں تو ایسی صورت میں مساجد کے باہر کا شور و غل ہمارے خیالات میں انتشار پیدا نہیں کر سکتا البتہ ہم اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توہین برداشت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق ہم سے کسی رعایت یا رواداری کی کوئی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

شمالی افواج کی کامیابیاں اور ارادے

پیکنگ ۳۰ اگست۔ شمالی افواج اپنی جدید کامیابیوں پر بڑے خوش ہیں اور امید کرتے ہیں کہ بہت جلد ہانکو اور سنگھائی پر قبضہ کر لینگے یہ بھی افواہ ہے کہ تو م پیت سوا ہی کو ان تنگ کے حکومت کو تنہا کر دیں۔

اس کے ساتھ ہی جنرل چنگ سولن کی صدارت کے مسئلہ پر بھی بحث ہو رہی ہے۔

پچاس لاکھ ڈالر قرضہ کا اعلان

ہانگ کانگ ۳۰ اگست۔ ایک مسودہ قانون گورنمنٹ میں شائع ہوا ہے جس سے گورنر ہانگ کانگ کو پچاس لاکھ ڈالر بذریعہ بانڈ قرضہ برداشت کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ یہ روپیہ واٹر ورکس۔ ایروڈروم۔ بندرگاہ اور دیگر عمارتی کاموں میں خرچ کیا جائیگا۔

زاغلول پاشا کی یادگار میں عظیم الشان جلوس

اسکندریہ ۳۰ اگست۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ زاغلول پاشا کی یادگار میں جو عظیم الشان جلوس نکلا اس میں ایک لاکھ آدمی شامل تھے۔ تمام بڑے بڑے کوچوں میں اس جلوس نے دورہ کیا۔ لیکن کسی قسم کی بد امنی نہیں پھیلی۔

معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ اگست کو جہاز ستلج میں جی کے ہندوستانی مزدور یا کاروں کی ایک بہت بڑی تعداد کلکتہ پہنچ جائیگی۔ ان میں ۲۶۴ مدراس اور باقی ہندوستان کے مختلف حصوں کی طرف روانہ ہو جائینگے۔

زاغلول پاشا کے مجسمے

قاہرہ ۲۶ اگست۔ مجلس وزراء نے فیصلہ کیا ہے کہ قاہرہ اور اسکندریہ میں زاغلول پاشا کے مجسمے نصب کئے جائیں اور زاغلول کے مکان کو خرید کر زاغلول میوزیم بنایا جائے اور وہیں اس کا مقبرہ بنایا جائے۔

کانپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کئی ہفتہ سے موضع کمیڑہ کے غرقاب شدہ کھیتوں میں ایک مگرمچھ آگیا ہے۔ حال ہی میں اس نے ایک آدمی کو جو اپنے گاؤں کو جا رہا تھا پکڑ لیا اور اسے ہضم کر گیا۔ متعدد مویشی بھی مگرمچھ کا لقمہ بن چکے ہیں۔

اطلاع ملی ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بریلی نے سوامی ستیہ دیو کو زیر دفعہ ۱۴۴ نوٹس دیا ہے۔ کہ ضلع بریلی میں دو ماہ تک کوئی تقریر نہ کریں لیکن سوامی جی نے نوٹس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

ڈسٹرکٹ سشن جج بریلی نے چلت بنواری لعل کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا ہے جس کے رو سے پانچ قصابوں کو جو با الزام قتل ماخوذ تھے سزائے موت کا حکم دیا ہے۔

بریلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے شہر بریلی اور اس کے گرد پانچ پانچ میل کے رقبہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ کی پولیس کی اجازت کے بغیر عام جلسوں کے انعقاد کی ممانعت کر دی ہے۔

توکومانیہ تلک جھنسانی کے دو بیٹوں اور ان کے وقفے کے ٹرسٹیوں کے ابین تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ جھگڑا زیادہ تر اخبارات کیسری اور مرہٹہ کے متعلق ہے۔ (زمیندار)

لاہور ۳۰ اگست۔ آج مسٹر بخشیہ نے جیٹھا سنگھ کو زیر دفعہ ۴۳۰ تعزیرات ہند نہر سے پانی کاٹ کر اپنے کھیت کو سیراب کرنے کے الزام میں ایک سال قید اور دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا ہے۔ (انقلاب)

نئے محصولات کا التوا

ہانگ کانگ ۲۸ اگست۔ با اختیار حلقوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کانٹن نے نئے محصول کا نفاذ غیر محدود عرصہ تک ملتوی کر دیا ہے۔ یہ محصولات ۱۰ ستمبر سے جاری ہونے والے تھے۔

شمالیوں نے دریائے ینگسی عبور کر لیا

سنگھائی ۲۷ اگست۔ شمالی افواج نے دریائے ینگسی کو عبور کر لیا ہے۔ توپ خانے ہنکاؤ پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ قبضہ یقینی ہے۔ سنگھائی ہانکو کی تار کی لائن کاٹ دی گئی ہے۔ (زمیندار)

اعلیٰ درجہ کا انگریزی اسلامی اخبار

لکھنؤ ۳۰ اگست۔ اس ہفتے لکھنؤ میں پانچ لاکھ کے سرمایہ سے ایک لمیٹڈ کمپنی رجسٹر کرائی گئی ہے یہ کمپنی ایک اعلیٰ درجہ کا انگریزی روزانہ اخبار جاری کریگی جو جماعت المسلمین کو تعلیم دیگا اور مسلمانوں کے مفاد کی نگہداشت کریگا۔ اس کے ڈائرکٹروں میں مہاراجہ محمود آباد۔ سر علی امام۔ آنریبل راجہ نواب علی مسٹر ایچ۔ اے جعفری ہیں ہیں جعفری صاحب منیجر بھی ہونگے۔ کمپنی اس وقت تک ایک لاکھ روپیہ جمع کر چکی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ نومبر ۱۹۲۶ء کے وسط میں اخبار جاری ہو جائیگا۔ (انقلاب)

ضرورت

گوانیار پریسبٹیرین مشن گرلس سکول جہانسی کے لئے ایک لائق میٹرن کی ضرورت ہے درخواستیں مع سارٹیفکیٹوں کے مس سر نگر گوانیار مشن جہانسی کے پاس روانہ کی جائیں۔

پادری سلا یچ۔ ای وائل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم منیجر نورافشاں ایریس۔ ووڈ ہوز کے نے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا